

کردی تو اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کے اندر تحقیقات کا جذبہ بہت تھا اور معلوم ہو جانے کے بعد بے چین ہو جاتے تھے۔ تو ہمیں بھی علم اسلئے سیکھنا ہے کہ ہم کو 'حلال و حرام کی پہچان ہو جاوے'۔ علم دو طرح کا ہوتا ہے۔ فضائل والا علم اور مسائل والا علم۔ فضائل والا علم فضائل کی کتابوں سے ملے گا اور مسائل والا علم علماء کی مجلس میں پوچھ کر ملے گا۔ اور فضائل والا علم اسلئے حاصل کرنا ہے تاکہ ہمارے اندر علم کا شوق پیدا ہو اور مسائل والا علم اسلئے حاصل کرنا ہے تاکہ ہمارا عمل صحیح ہو۔ اور علم پانچ چیزوں کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایمانیات کا علم، عبادات کا علم، معاملات کا علم، معاشرت کا علم، اخلاقیات کا علم۔ دو چیزوں سے علم نہیں آتا ہے تکبر سے اور شرم سے۔

علم کی فضیلت: یہ ہے کہ جب بندہ علم حاصل کرنے کیلئے جاتا ہے تو فرشتے اپنے پروں کو علم حاصل کرنے والے کے پاؤں کے نیچے بچھا دیتے ہیں اور جنگل کے بڑے بڑے جانور اور سمندر کی مچھلیاں اسکے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔

علم حاصل کرنے کے تین طریقے: (۱) امت میں چل پھر کر علم کی حقیقت کی خوب دعوت دینا اور (۲) اللہ سے رورو کر علم کی حقیقت کی دعا مانگنا (۳) عملی مشق چار طرح سے کریں۔ (۱) معتبر علماء کی کتابوں کا مطالعہ کرے (۲) معتبر علماء کی مجالس میں بیٹھے۔ (۳) جو علم حاصل کرے اس پر عمل کرے۔ اسلئے ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو علم پر عمل کرتا ہے اللہ اسکو ایسا علم عطا فرماتے ہیں جسکا اسکو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (۴) گناہوں سے بچے۔ اسلئے کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں جس کی نحوست سے علم کا ایک حصہ آدمی بھول جاتا ہے۔

ذکر کا مقصد: ذکر کی محنت کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے اندر اللہ والا دھیان پیدا ہو جاوے ہم جہاں بھی ہو ہم کو اللہ ہی اللہ دکھے۔ جیسے کہ ایک مرتبہ جنگل کے چرواہے سے حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ نے ایک بکری مانگی کہ ایک بکری مجھے دیدے تو چرواہے نے کہا میری نہیں ہے۔ میرے مالک کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا کہ تیرا مالک کہاں دیکھ رہا ہے تو کہہ دینا کہ بھیر یا کھا گیا۔ تو چرواہے نے کہا میرا مالک نہیں دیکھ رہا ہے لیکن میرا اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں بوڑھی عورت نے اپنی بیٹی سے کہا کہ بیٹی دودھ میں پانی ملا دو تو بیٹی نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے منع کیا ہے تو بوڑھی نے کہا۔ یہاں حضرت عمرؓ کہاں دیکھ رہے ہیں؟ تو لڑکی نے کہا حضرت عمرؓ نہیں دیکھ رہے ہیں۔ لیکن حضرت عمرؓ کا اللہ تو دیکھ رہا ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی نگاہوں میں اللہ والا دھیان تھا۔ تو ہمیں بھی ہر وقت اللہ والا دھیان پیدا ہو جاوے اس کے لئے ہمیں اللہ کا ذکر کرنا ہے۔

ذکر کی فضیلت: ایک حدیث میں ہے کہ سات آدمی اللہ کے عرش کے سائے میں ہونگے۔ اس میں سے ایک وہ شخص بھی ہوگا جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرنے والا ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک ذکرین کیلئے ہے۔ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ جنگی زبانیں اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہے وہ ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہونگے

حاصل کرنے کے تین طریقے ہیں: (۱) امت میں چل پھر کر ذکر کی خوب دعوت دیں۔ (۲) رورو کر ذکر کی حقیقت کو اللہ سے خوب مانگے اور (۳) عملی مشق: ذکر کی عملی مشق چار طرح سے ہوتی ہے۔ (۱) قرآن شریف کی روزانہ تلاوت کرنا (۲) صبح شام کی تسبیحات کی پابندی (۳) موقع محل کی مسنون دعاؤں کا اہتمام (۴) انفرادی دعا کرنا۔

(۴) **اکرام مسلم کا مقصد:** اکرام مسلم کی محنت کا مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے نورانی اخلاق جیسے ہمارے اخلاق بن جائیں۔ اور اپنے حق کی رعایت کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔

اخلاق کی تین قسمیں ہیں: (۱) اخلاق حسہ (۲) اخلاق کریمہ (۳) اخلاق عظیمہ
اخلاق حسہ اسکو کہتے ہیں کہ کسی تکلیف دینے والے سے برابر کا بدلہ لینا۔ اور اللہ نے یہ اخلاق حضرت موسیٰؑ کو عطا فرمایا تھا ۲۔ اخلاق کریمہ اسکو کہتے ہیں کہ تکلیف دینے والے کو معاف کر دینا بدلہ نہ لینا۔ یہ اخلاق اللہ نے حضرت عیسیٰؑ کو عطا فرمایا تھا ۳۔ اخلاق عظیمہ اسکو کہتے ہیں کہ تکلیف دینے والے کو نہ صرف معاف کر دینا بلکہ اس پر احسان کا معاملہ کرنا اور اسے دعائیں بھی دینا۔ یہ اخلاق ہمارے نبی ﷺ کے تھے اور یہی اخلاق ہمیں اپنی زندگی میں لانے کی کوشش کرنی ہے۔ آپ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچا تو آپ ﷺ اسکو راحت پہنچاتے۔ جیسے کہ ایک مرتبہ بوڑھی امناں مزدور کی